

## شعبہ تعلیم: الجنة اماء اللہ برطانیہ

حصہ تعلیمی نصاب برائے مہینہ نومبر 2022

\* حدیث نمبر 3 ”آنحضرت ﷺ کی پانچ خصوصیات“ کی تشریح سمجھنا۔  
سلیس میں بیان کردہ مفہومات کے حصول کو سمجھنا۔

سبق کے مقاصد :

حدیث : ذرائع الجنة اماء اللہ برطانیہ تعلیم سلیس فروری 2022 تا جنوری 2024 صفحہ 129 تا 133  
نمبر 3 آنحضرت ﷺ کی پانچ خصوصیات

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوتیں اول مجھے ایک مہینے کی مسافت کے اندازے کے مطابق خدادار عرب عطا کیا گیا ہے۔ دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔ تیسرا میرے لئے جنگلوں میں حاصل شدہ مال غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لئے جائز نہیں تھا۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔ لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

تشریح:

پہلی خصوصیت: چنانچہ تاریخ اسلام اس بات کی زبردست شہادت پیش کرتی ہے کہ کس طرح آنحضرت ﷺ کی بظاہر کمزوری اور فقر کی حالت کے باوجود ہر دشمن آپ کے خدادار عرب کا نپتا تھا۔ حتیٰ کہ بسا وقت ایسا ہوا کہ دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر جب آنحضرت ﷺ صحابہ کی ایک قلیل جماعت لیکر اس کے مقابلے کے واسطے نکلے تو وہ آپ کی آمد کی خبر سننے ہی بھاگ گیا۔

دوسری خصوصیت: آپ کی یہ ہے کہ آپ کیلئے ساری زمین مسجد بنادی گئی جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان جہاں بھی اُسے نماز کا وقت آجائے اپنی نماز ادا کر سکتا ہے اور دوسری قوموں کی طرح اسے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ کیلئے زمین طہارت کا ذریعہ بھی بنادی گئی جس کا ادنیٰ پہلو یہ ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو ایک مسلمان وضو کی جگہ پاک مٹی کے ساتھ تمیم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔

تیسرا خصوصیت: آپ کی یہ ہے کہ بخلاف سابقہ شریعتوں کے جن میں غنیمت کے مال کو جلا دینے کا حکم تھا۔ آپ کے واسطے جنگلوں میں ہاتھ آنے والا مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ جس میں یہ حکمت ہے کہ ایک تو قوموں کے اموال یونہی ضائع نہ ہوں اور دوسرے ظالم لوگوں

کو یہ سبق دیا جائے کہ اگر تم دوسروں پر دست درازی کرو گے تو تمہارے اموال تم سے چھین کر مظلوموں کے ہاتھ میں دے دئے جائیں گے اور تیسرے یہ کہ اسلامی غزوات میں کمزور مسلمانوں کیلئے مضبوطی کا سامان پیدا کیا جائے۔

**چوتھی خصوصیت:** آپ کی یہ ہے کہ آپ کو شفاعت کا رفع مقام عطا کیا گیا ہے۔۔۔ اس سے ۔۔۔ وہ مخصوص مقام مراد ہے جس میں ایک مقرب انسان اپنے دہرے تعلق کی بنابر (یعنی ایک طرف خدا کا تعلق اور دوسری طرف بندوں کا تعلق) خدا کے حضور سفارش کرنے کا حق حاصل کرتا ہے اور اس سفارش کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے خدا! میں ایک طرف تیرے ساتھ اپنے خاص تعلق کا واسطہ دے کر اور دوسری طرف تیری مخلوق کیلئے (یا فلاں مخصوص فرد کیلئے) اپنی قلبی درد کو تیرے سامنے پیش کر کے تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ اپنے ان کمزور بندوں پر حرم فرماؤ را نہیں بخش دے چنانچہ آنحضرت ﷺ ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ جب قیامت کے دن لوگوں میں انتہائی گھبراہست اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگی تو اس وقت وہ تمام دوسری طفوں سے ما یوس ہو کر میرے پاس آئیں گے اور پھر میں خدا کے حضور ان کی شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

**پانچویں خصوصیت:** آپ کی یہ ہے کہ جہاں گذشتہ نبی صرف خاص خاص زمانوں کیلئے آئے تھے وہاں آپ ساری قوموں اور سارے زمانوں کے واسطے مبوعث کئے گئے ہیں۔۔۔ یعنی جس طرح ساری دنیا کا خدا ایک ہے۔ اسی طرح آپ کی بعثت سے ساری دنیا کا نبی بھی ایک ہو گیا۔۔۔

**ملفوظات**      **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام**

ذرائع: الجنة امام اللہ برطانية تعلیم سلیبیس فروری 2022 تا جنوری 2024 صفحہ 144 تا 153

حضرت اقدس کی دوسری تقریر - ۲۸ دسمبر ۱۸۹۷ بعد نماز ظہر  
ایک کشف اس وقت میری غرض بیان کرنے سے یہ ہے کہ چونکہ انسانی زندگی کا کچھ بھی اعتبار نہیں۔ اس لئے جس قدر احباب اس وقت میرے پاس جمع ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں شاید آئندہ سال سب جمع نہ ہو سکیں۔۔۔

ہر ایک شخص سفر کی تیاری رکھے اور میں جانتا ہوں کہ یہ اس لئے ہے تاہر ایک شخص بجائے خود سفر آخرت کی تیاری رکھے۔۔۔ اس لئے یہ کہنا بہت ضروری پڑا ہوا ہے کہ ہر شخص اور ہر دوست جو اس وقت موجود ہے وہ میری باتوں کو قصہ گوی داستان کی طرح نہ سمجھے۔ بلکہ یہ ایک۔۔۔ ہے جو نہایت خیرخواہی اور سچی بھلائی اور پوری دلسوzi سے با تیس کرتا ہے۔

ہستی باری تعالیٰ ۔۔۔ اللہ جیسا اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُر زور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ایک برتر ہستی اور نور ہے۔۔۔ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور روئیت کی بنابر نہیں بلکہ اللہ جل شادی کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدر توں اور عجائب مخلوقات اور مصنوعات کے جزو میں و آسمان میں بھرے پڑے ہیں، بڑی ہی نابینائی ہے۔

نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔۔۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسرا دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔۔۔

سب سے زیادہ نظرناک و سو سہ آخرت کے متعلق ہے۔۔۔ جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھتے تو سمجھلوکہ وہ رد ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزر اہوا۔

ایمان بالآخرۃ کا فائدہ۔۔۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنانا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقيقة خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔۔۔

جس قدر اب رار، انخی ارا اور استباز انسان دنیا میں ہو گز رے ہیں جورات کو اٹھ کر قیام اور سجدہ میں ہی صحیح کر دیتے تھے۔۔۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ جسمانی قوت اور توانائی سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتے جو روحاںی قوت اور طاقت کر سکتی ہے۔۔۔

صحابہؓ کے طریق زندگی کا نقشہ قرآن کریم میں۔۔۔ قرآن کریم کی ذیل کی آییہ شریفہ ان کے طریق زندگی کا پورا نقشہ ہیچ کر دکھاتی ہے۔۔۔ (سورۃ الانفال۔ آیت ۲۱) اور۔۔۔ (سورۃآل عمران ۲۰: ) اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھ رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

رباط کے معنی۔۔۔ رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان کے سپرد و کام تھے۔۔۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ۔ اور بات لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں۔۔۔

یہ اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیم یافتہ ہونے چاہئیں اور ان کے قوی اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندر ورنی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔ جیسا کہ لڑائی اور میدان جنگ میں علاوہ قوائے بدنبی کے تعلیم یا فتنہ ہونا بھی ضروری ہے اسی طرح اس اندر ورنی حرب اور جہاد کے لئے نفوس انسانی کی تربیت اور مناسب تعلیم مطلوب ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیطان اس پر غالب آجائے گا اور وہ بہت بُری طرح ذلیل اور رُسوہ ہو گا۔۔۔

اعمال کی ضرورت۔۔۔ پس سمجھ لو نبوب سمجھلو کہ زر اعلم و فن اور خشک تعلیم بھی کچھ کام نہیں دے سکتی۔ جب تک کہ عمل اور مجاہدہ اور ریاضت نہ ہو۔۔۔ اسی طرح نفوس انسانی کامل ورزش اور پوری ریاضت اور حقیقی تعلیم کے بغیر اعداء اللہ کے مقابلہ میدان کا رزار میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

عربی زبان کی خوبی۔ لغت عرب بھی عجیب چیز ہے۔ رباط کا لفظ جو آیہ مذکورہ میں آیا ہے جہاں دنیاوی جنگ و جدل اور فنون جنگ کی فلاسفی پر مشتمل ہے وہاں روحانی طور پر اندر ورنی جنگ اور مجاہدہ نفس کی حقیقت اور خوبی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔۔۔ یہ ایک عجیب سلسلہ ہے۔ اسی لئے عربی زبان اُمُّ الْأَلْسِنَہ ہے۔ اس سے وہ کام نکلتے ہیں جو دوسرا زبان سے ممکن نہیں اور ان شاء اللہ یہ معارف نہایت و

ضاحٰت اور لطافت سے کتاب من الرحمن کے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے جو میں نے آج ہل عربی زبان کی فضیلت اور اس کو اُمُّ الْآلِیَّنَہ ثابت کرنے کے بارہ میں شروع کی ہے۔۔۔ الغرض عربی زبان کی لغت جسمانی سلسلہ میں روحانی سلسلہ بھی دکھاتی جاتی ہے۔۔۔  
اسلام کو جنگ کی دوقوئیں دی گئی تھیں۔ اب دیکھو کہ یہی رباط کا لفظ جوان گھوڑا پر بولا جاتا ہے جو سرحد پر دشمنوں سے حفاظت کے لئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی یہ لفظ ان نفسوں پر بھی بولا جاتا ہے جو اس جنگ کی تیاری کے لئے تعلیم یافہ ہوں۔ جوانسان کے اندر ہی اندر شیطان سے ہر وقت جاری ہے۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ اسلام کو دوقوئیں جنگ کی دی گئی تھیں۔ ایک قوت وہ جس کا استعمال صدراول میں بطور مدافعت و انتقام کے ہوا۔۔۔ وہ زمانہ گیا اور بساط کے لفظ میں جو فلاسفی ظاہری قوت جنگ اور فنون جنگ کی مخفی تھی وہ ظاہر ہو گئی ہے۔

اس زمانہ میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب ہیں۔۔۔ اس وقت باطنی ارتاداد اور الحاد کی اشاعت کے لئے بڑے بڑے سامان اور اسلحہ بنائے گئے۔ اس لئے اُن مقابله بھی اسی قسم کے اسلحہ سے ضروری ہے۔ کیونکہ آجکل امن و امان کا زمانہ ہے اور ہم کو ہر طرح کی آسائش اور امن حاصل ہے۔۔۔

موجودہ زمانہ میں جہاد۔۔۔ ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے بھی ضرورت پڑتی تھی کہ دعوت اسلام کرنے والے کا جواب اُن دنوں دلائل و برائین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا۔ اس لئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا۔ بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جاوے اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جاوے۔ اس لئے اب کسی کوششیاں نہیں کہ قلم کا جواب تلوار سے دینے کی کوشش کرے۔۔۔

اس وقت قلم کی ضرورت ہے۔۔۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جوشہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کا رزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔۔۔ اور درحقیقت یہ خدا ہے تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں ناپینا معتبر آ کر اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔

خدا نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں قرآن مجید کے خزانہ مددوں کو دنیا پر ظاہر کروں۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزانہ مددوں کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کچھ جوان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑے جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کوہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔

الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پروار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ کس قدر بیوقوفی ہو گئی کہ ہم ان سے ٹھہم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں۔ میں تمہیں کھول کر بتلاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اگر کوئی اسلے ام کا نام لے کر جنگ وجدال کا طریق جواب میں اختیار کرے

تو وہ اسلام کا بدنام کرنے والا ہوگا۔ اور اسلام کا کبھی ایسا منشاء نہ تھا کہ بے مطلب اور بلا ضرورت تلوار اٹھائی جاوے۔۔۔ اب زمانہ کے ساتھ حرب کا پہلو بدل گیا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں اور نفوس کا ترزیک یہ کریں۔ راستبازی اور تقویٰ سے خدا نے تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں۔۔۔

عقل سے بھی کام لینا چاہیے۔۔۔

ہم کو عقل سے بھی کام لینا چاہیے کیونکہ انسان عقل کی وجہ سے مکلف ہے۔ کوئی آدمی بھی خلاف عقل باقتوں کے مانے پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ قویٰ کی برداشت اور حوصلہ سے بڑھ کر کسی قسم کی شرعی تکلیف نہیں اٹھوائی گئی۔۔۔ (البقرۃ: ۲۸۷) اس آیت سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام ایسے نہیں جن کی بجا آوری کوئی کرہی نہ سکے اور نہ شرائع و احکام خدا نے تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے نازل کئے کہ اپنی بڑی فصاحت و بلاغت اور ایجادی قانونی طاقت اور چیستان طرازی کا فخر انسان پر ظاہر کرے اور یوں پہلے ہی سے اپنی جگہ ٹھان رکھا تھا کہ کہاں یہودہ ضعیف انسان اور کہاں کا ان حکموں پر عمل درآمد؟ خدا تعالیٰ اس سے برتروپاک ہے کہ ایسا الغافل کرے۔۔۔

قرآنی تعلیم کا ہر ایک حکم معلل با غرض و مصالح ہے۔

ہاں یہ خوبی قرآنی تعلیم میں ہے کہ اس کا ہر ایک حکم معلل با غرض و مصالح ہے اور اس لئے جا بجا قرآن کریم میں تاکید ہے کہ عقل، فہم، تدبر، فقاہت اور ایمان سے کام لیا جائے اور قرآن اور دوسری کتابوں میں یہی بیان مابہ الامتیاز ہے۔ اور کسی کتاب نے اپنی تعلیم کو عقل اور تدبر کی دقیق اور آزاد نکتہ چینی کے آگے ڈالنے کی جرات ہی نہیں کی بلکہ انجیل خاموش کے چالاک اور عیار حامیوں نے اس خیال سے کہ انجیل کی تعلیم عقلی زور کے مقابل بے جا مخض ہے نہایت ہوشیاری سے اپنے عقائد میں اس امر کو داخل کر لیا کہ شلیل اور کفارہ ایسے راز بیں کہ انسانی عقل ان کی گند تک نہیں پہنچ سکتی۔ برخلاف اس کے فرقان حمید کی یہ تعلیم ہے۔۔۔ (آل عمران: ۱۹۲، ۱۹۱) یعنی آسمانوں کی بناؤٹ اور زمین کی بناؤٹ رات اور دن کا آگے پیچھے آنا داشمندوں کو اس اللہ کا صاف پتہ دیتے ہیں جس کی طرف مذہب اسلام دعوت دیتا ہے۔ اس آیت میں کس قدر صاف حکم ہے کہ داشمندا پنی دانشوں اور مغزووں سے بھی کام لیں۔

اسلام کا خدا۔ اور جان لیں کہ اسلام کا خدا ایسا گورکھ دھندا نہیں کہ اسے عقل پر پھر مار کر بے جبر منوا یا جائے اور صحیفہ فطرت میں کوئی بھی ثبوت اس کے لئے نہ ہو بلکہ فطرت کے وسیع اور اراق میں اس کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے۔ ایک ایک چیز اس کائنات میں اس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک یا گلی کے سر پر اس سڑک یا محلہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور اس موجود ہستی کا پتہ ہی نہیں بلکہ مطمئن کر دینے والا ثبوت دیتی ہے۔ زمین و آسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناؤٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں بلکہ مطمئن کر دینے والا ثبوت دیتی ہے۔ جوز ندہ اور قائم خدا ہے۔۔۔ تو حید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں۔۔۔ (الاعراف: ۱۷۳) نقش کیا گیا ہے اور شلیل سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں۔۔۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا

نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے۔ چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے۔۔۔ الغرض طبعی تحقیقاً تیس جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس آیت۔۔۔ (آل عمران ۱۹۱: ) میں بتلاتا ہے کہ جس خدا کو قرآن پیش کرتا ہے اس کے لئے زمین آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔

مجھے ایک حکیم کا مقولہ بہت ہی پسند آتا ہے کہ اگر کل کتاب میں دریا برد کر دی جاویں تو پھر بھی اسلام کا خدا باقی رہ جائے گا۔ اس لئے کہ وہ مثلث اور کہانی نہیں۔ اصل میں پختہ بات وہی ہے جس کی صداقت کسی خاص چیز پر مخصر ہو کہ اگر وہ نہ ہو تو اس کا پتہ ہی ندارد۔۔۔ تعلیم قرآن کی شہادت قانون قدرت کی زبان سے ادا ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ (الواقعۃ ۸۷: تا ۸۰) بلکہ یہ ساری صحیفہ قدرت کے مضبوط صندوق میں محفوظ ہے۔ کیا مطلب کہ یہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔ اس کا وجود کاغذوں تک ہی محدود نہیں بلکہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے جس کو صحیفہ فطرت کہتے ہیں یعنی قرآن کی ساری تعلیم کی شہادت قانون قدرت کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔ اس کی تعلیم اور اس کی برکات کھا کہانی نہیں جو مٹ جائیں۔